بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

روزنامہ الفضل قادیان
ایڈیٹر: غلام نبی — یوم شنبہ
جلد ۳۰ | ۹ ماہ ہجرت ۱۳۲۱ھش | ۲۲ ربیع الثانی ۱۳۶۱ھ | ۹ ماہ مئی ۱۹۴۲ء | نمبر ۱۰۵

مدینۃ المسیح

قادیان ۹ ماہ ہجرت ۱۳۲۱ ہش ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج نو بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے ۔ کہ حضور کی طبیعت نسبتاً بہتر ہے ۔ الحمد للہ ۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت اچھی ہے ۔ ثم الحمد للہ ۔

حضرت اماں جی حرم حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا بخار خدا تعالےٰ کے فضل سے ٹوٹ گیا ہے ۔ مگر کمزوری بہت ہے ۔ احباب دُعائے صحت کریں ؂

ہندوستان کی حفاظت کو سب باتوں سے مقدّم رکھا جائے

ہندوستان کو آج جس قدر باہمی اتحاد و اتفاق کی ضرورت ہے ۔ اتنی پہلے کبھی نہیں ہُوئی ۔ اسی طرح ہندوستان میں آج جس قدر امن قائم رکھنے اور جھگڑے فسادات کو روکنے کی ضرورت ہے ۔ اتنی کبھی پیشتر نہیں ہوئی ۔ کیونکہ دُشمن ہر طرف سے ہندوستان پر منڈلا رہا ہے ۔ بحری راستہ سے وُہ نہ صرف بحرِ ہند میں اپنی رسائی کا پتہ دے چکا ہے ۔ بلکہ ہندوستان کے بعض ساحلی مقامات پر وُہ گولہ باری بھی کر چکا ہے خشکی کے راستہ سے وُہ برما میں آگے بڑھتا ہُوا ہندوستان کی سرحد سے قریب ہوتا جا رہا ہے ۔ اور ہوائی راستہ سے بھی وُہ سیلون تک اڑان کر چکا ہے ۔

غرض اس وقت ہندوستان سخت خطرہ میں ہے ۔ اور ضروری ہے ۔ کہ ہر ہندوستانی جنگ کی آگ کو ہندوستان سے دُور رکھنے کی ہر ممکن کوشش کرے اور اس کے ساتھ ہی دُشمن کا کامیاب مقابلہ کرنے کے لئے ہر قسم کی تیاری میں بھی حصہ لے ۔ لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ وُہ لوگ جو اپنے آپ کو ہندوستان کے سب سے بڑے خیر خواہ قرار دینے ۔ اور اس کے لئے ہر قسم کی قربانی کرنے کے دعویدار ہیں ۔ وُہ آنے والے خطرات سے بالکل آنکھیں بند کئے ہُوئے ہیں ۔ وُہ نہ صرف ہندو مسلمانوں میں کسی سمجھوتہ اور اتفاق کے لئے کوشش نہیں کر رہے ہیں ۔ بلکہ باہمی کشمکش کو اور زیادہ بڑھا رہے ہیں ۔ چنانچہ حال ہی میں مسٹر راج گوپال اچاریہ کی قرارداد کا جو حشر ہُوا ۔ اور اس کے سلسلہ میں بڑے بڑے سیاسی لیڈروں نے اپنے جن خیالات کا اظہار کیا ۔ وُہ اس بات کا تازہ ثبوت ہے ۔ مسٹر راجگوپال اچاریہ کی قرارداد کا اصل مطلب یہ تھا کہ مسلمان جو ہندوستان میں سب سے بڑی اقلیت ہیں ۔ سیاسی حقوق کے سلسلہ میں جو کچھ مانگتے ہیں ۔ وُہ انہیں دے دو ۔ اور جو کچھ وُہ کہتے ہیں ۔ اسے مان لو تاکہ مسلمانوں کو اکثریت پر پورا پورا اعتماد ہو جائے ۔ اور جب یہ صورت پیدا ہو جائیگی تو مسلمان اکثریت کے آگے سرِ تسلیم خم کر دیں گے ۔ اور اس طرح ہندو مسلمان مل کر ترقی کی طرف قدم بڑھا سکیں گے ۔ لیکن نہ صرف اس تجویز کو رد کر دیا گیا ۔ بلکہ تجویز پیش کرنے والے کو بھی کانگرس کمیٹی سے علیحدہ ہونے پر مجبور کر دیا گیا ۔ حالانکہ پاکستان کی تجویز مسلمانوں کے لئے مفید ہو ۔ یا نہ ہو ۔ اس طریق سے مسلمانوں کو اپنے اعتماد میں لینے کا ایک بہت اچھا موقعہ تھا ۔ جسے ضائع کر دیا گیا ۔ اور اس سلسلہ میں ایسے تلخ اور ترش خیالات کا اظہار کیا گیا ۔ جو باہمی کشمکش کو اور زیادہ بڑھانے والے اور اعتماد کو زائل کرنے والے ہیں ۔ کیا موجودہ نازک اور خطرناک حالت میں دُور اندیشی اور عاقبت بینی کا یہی تقاضا ہے کہ نہ صرف سابقہ بدمزگیوں کو دُور کر کے پختہ سے پختہ اتحاد قائم کیا جائے ۔ بلکہ مزید تلخی پیدا کی جائے ۔ خطرہ کو دیکھ کر تو حیوان بھی باہمی آویزش کو ترک کر دیتے ہیں ۔ پھر کس قدر افسوس ہے ان لوگوں پر جو سمجھدار انسان ہو کر باہمی اتحاد کے لئے کوشاں نہیں ۔ ضرورت ہے کہ ایک دوسرے پر اعتماد پیدا کیا جائے ۔ اکثریت اقلیتوں کے ساتھ بہتر سے بہتر سلوک کرے ۔ اور پھر ہر چیز پر ہندوستان کی حفاظت کو مقدم کرنے کی پوری کوشش کی جائے ؂

ایک افسوسناک واقعہ اور بعض اخبارات کا رویّہ

اس وقت تک گورے فوجی سپاہیوں کی طرف سے ایک سے زیادہ ایسے واقعات سرزد ہو چکے ہیں ۔ جو یوں تو ہر وقت ہی نہایت ناپسندیدہ ہیں ۔ لیکن موجودہ نازک حالات کے لحاظ سے بہت ہی قابلِ مذمت ہیں ۔ ایمپرس روڈ لاہور پر حال میں پانچ گورے سپاہیوں نے ایک ہندوستانی خاتون پر جو مجرمانہ حملہ کیا ۔ اس پر پریس اور پلیٹ فارم سے پُر زور پروٹسٹ کیا جا رہا ہے اور حکومت اگر ایسے واقعات کے اعادہ کو روکنے کا کامیاب انتظام کر سکے گی ۔ تو وُہ اپنے فرائض کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ مصلحت اندیشی کا بھی بہت اچھا ثبوت مہیا کرے گی ۔ یہ امر موجبِ اطمینان ہے ۔ کہ لاہور کے ذمہ وار حکام کی طرف سے یقین دلایا گیا ہے ۔ کہ ایسی حرکت پھر صادر نہ ہو گی اگرچہ ایسے واقعات انفرادی حیثیت رکھتے ہیں ۔ اور ہر قوم میں ایسے بدقماش لوگ پائے جاتے ہیں ۔ لیکن پھر بھی جہاں نسلی امتیازات کی دیوار پہلے ہی حائل ہو ۔ وہاں ایسی باتیں تعصب کے جذبات کو زیادہ برانگیختہ کر دینے کا موجب ہو جاتی ہیں ۔

اس سلسلہ میں ایک اور بات کہے بغیر ہم نہیں رہ سکتے ۔ اور وہ یہ کہ بعض ہندو مسلمان اخبارات اس افسوسناک واقعہ کے متعلق بھی پست ذہنیت کا اظہار کئے بغیر نہ رہ سکے ۔ ہندو اخبارات نے بغیر کسی ثبوت کے لکھا ہے ۔ کہ لڑکی برقعہ پوش تھی ۔ اور اس کے مقابلہ میں یہ کہا گیا ہے ۔ کہ لڑکی ہندو تھی ۔ اور معزز گھرانے کی تھی ۔ حالانکہ اس بحث میں پڑنے کی کوئی ضرورت نہ تھی لڑکی خواہ ہندو تھی ۔ یا مسلمان ایک مظلوم تھی اور مظلوم سے ہمدردی کرنا اور ظلم کا انسداد کرانا ہر شریف انسان کا فرض ہے ؂

جناب خان محمد عبداللہ خان صاحب کی صاحبزادی
کی
تقریب رخصتانہ

قادیان ۷ رمئی۔ آج بعد نماز عصر جناب خان محمد عبداللہ خان صاحب کی صاحبزادی سیدہ زکیہ بیگم صاحبہ کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ کوٹھی دارالسلام کے باغ میں شامیانہ کے نیچے مردوں کی نشست کا انتظام تھا۔ جنہیں دعا میں شمولیت کے لئے مدعو کیا گیا تھا۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ باوجود ناسازی طبع اس تقریب میں شریک ہوئے۔ برات جس میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صاحبزادگان کے علاوہ اور بھی بہت سے بزرگ شامل تھے۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی کوٹھی سے آئی۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے ایک مختصر سی تقریر کی جس میں فرمایا۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں شادیاں ہمارے لئے دوہری خوشی کا باعث ہیں۔ اس وقت ہم جس شادی میں شریک ہو رہے ہیں۔ اس میں ایک طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پوتا ہے۔ اور دوسری طرف آپکی نواسی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا تعالیٰ نے بہت سارے انبیا کے نام عطا کئے ہیں۔ آپ کے ذریعہ جیسا کہ تمام انبیا کے ذریعہ ایک بڑی جماعت خدا تعالیٰ کے قرب کو حاصل کرتی ہے۔ اور اس میں داخل ہونے والے اس نبی کے روحانی فرزند بن جاتے ہیں۔ وہ لوگ بھی بہت خوش قسمت ہوتے ہیں جو نبی کو مان کر اس کے روحانی فرزند کہلاتے ہیں۔ مگر ان سے بھی بڑھکر وہ خوش قسمت ہوتے ہیں۔ جو نہ صرف روحانی فرزند ہوتے ہیں بلکہ جسمانی فرزند بھی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں ؎

میں کبھی آدم کبھی موسےٰ کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد میں ایسے لوگ ہونے والے ہیں۔ جو ان ناموں کے مصداق ہوں گے۔ کوئی آدم ہوگا کوئی موسےٰ ہوگا کوئی یعقوب ہوگا۔ کوئی ابراہیم ہوگا اور کوئی داؤد ہوگا۔ آج کی برات کے دولہا میاں کا نام داؤد ہے۔ اور یہ عجیب حسن اتفاق ہے۔ کہ یہ داؤد بھی پہلے داؤد کی طرح فوجی آدمی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک جگہ فرمایا ہے ؎

اک شجر ہوں جس کو داؤدی صفت کے پھل لگے
میں ہوا داؤد اور جالوت ہے میرا شکار

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان روحانی اور جسمانی فرزندوں کے ساتھ خدا تعالیٰ کی تائید اور نصرت ہے۔ حضرت داؤد علیہ السلام کا زبور میں قول ہے۔ کہ خدا صادق کی اولاد کے درمیان رہتا ہے۔ یعنی خدا کی تائید اور نصرت صادق کی اولاد کے ساتھ ہوتی ہے۔

غرض یہ خوشی کی تقریب ساری جماعت کے لئے خوشی کا موجب ہے۔ کیونکہ اسطرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیاں اپنی اولاد کے متعلق پوری ہو رہی ہیں۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ اس داؤد کو پہلے داؤد کی طرح مبارک بنائے۔ اور آجکل جو فوجی خطرات ہیں ان سے محفوظ رکھے۔ صحت وسلامتی اور کامیابی عطا کرے

اس کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے تمام مجمع سمیت لمبی دعا فرمائی۔ حاضرین کی شربت سے تواضع کی گئی۔

تین ٹائپسٹوں کی فوری ضرورت

نظارت ہذا میں قرآن کریم کے انگریزی مسودات ٹائپ کرانے کے لئے تین ہوشیار اور قابل ٹائپسٹوں کی فوری طور پر ضرورت ہے۔ درخواستیں معہ نقول سرٹیفکیٹس مندرجہ ذیل پتہ پر بھیجی جائیں۔

ناظر تالیف و تصنیف قادیان

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

مبارک وہ جو خدا کے لئے اپنے نفس سے جنگ کرتے ہیں

"مبارک وہ جو خدا کے لئے اپنے نفس سے جنگ کرتے ہیں۔ اور بدبخت وہ جو اپنے نفس کے لئے خدا سے جنگ کر رہے ہیں۔ اور اس سے موافقت نہیں کرتے۔ وہ شخص جو اپنے نفس کے لئے خدا کے حکم کو ٹالتا ہے۔ وہ آسمان میں ہرگز داخل نہیں ہوگا۔ سو تم کوشش کرو۔ جو ایک نقطہ یا ایک شعشہ قرآن شریف کا بھی تم پر گواہی نہ دے تا تم اسی کے لئے پکڑے نہ جاؤ۔ کیونکہ ایک ذرہ بدی کا بھی قابل پاداش ہے۔ وقت تھوڑا ہے۔ اور کار عمر ناپیدا۔ تیز قدم اٹھاؤ جو شام نزدیک ہے۔ جو کچھ پیش کرنا ہے وہ بار بار دیکھ لو۔ ایسا نہ ہو کہ کچھ رہ جائے۔ اور زیاں کاری کا موجب ہو۔ یا سب گندی اور کھوٹی متاع ہو۔ جو شاہی دربار میں پیش کرنے کے لائق نہ ہو" (کشتی نوح)

نئی زمین اور نیا آسمان

جہاں کے ذرے ذرے کو درخشانی عطا ہوگی
خدا کے حکم پھر اک بار افضل مانے جائینگے
علم اسلام کا لہرائے گا اقصائے عالم پر
تزلزل محفل تثلیث و دہریت میں آئے گا
محبان محمد کی رسائی عرش تک ہوگی
مجاہد صف شکن غازی جنیں گی مائیں بھارت کی
رگوں میں جن کی خون احمدیت موجزن ہوگا
نقوش کہنہ و فرسودہ مٹ جائینگے عالم سے
اذانیں پھر بلالی شان کی ہونگی مساجد میں

نگاہوں میں حجازی رعب و شوکت کی جلا ہوگی
خدا کی دید پھر بے آسروں کا آسرا ہوگی
مسلماں کی سیاست ہی جہاں کی رہنما ہوگی
جہان شرک و بدعت میں قیامت سی بپا ہوگی
کہ ان کے حیدری ہاتھوں میں شمشیر دعا ہوگی
نظر جن کی بھیانک گھاٹیوں کی آشنا ہوگی
لبوں پر ہر گھڑی حمد خدائے دوسرا ہوگی
در و دیوار پر گلکاری نور خدا ہوگی
لبوں پر مرد مومن کے صدائے لا الٰہ ہوگی

فضائے قادیاں کچھ اسطرح عالم پہ چھائیگی
کہ ہر ذرے سے بوئے مہدی موعود آئے گی

[illegible]

بابو غلام مصطفےٰ صاحب فیروزپور توجہ کریں

بابو غلام مصطفےٰ صاحب احمدی فوریمین فیروزپور چھاؤنی کے خلاف مبلغ ۱۴۶/۱۳ روپے کی ڈگری بحق چودھری محمد عبداللہ خانصاحب دارالقضاء سے مورخہ ۹/۴۲ کی صادر شدہ ہے۔ بابو صاحب موصوف قضائی فیصلہ کی تعمیل نہیں کرتے۔ مقامی ذی اثر احباب کے ذریعہ انہیں سمجھایا گیا۔ لیکن بابو صاحب تعمیل سے انکاری ہیں۔ لہٰذا اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اگر انہوں نے دس یوم کے اندر معقول صورت ادائیگی نظارت امور عامہ میں پیش نہ کی۔ تو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور تعزیر کے لئے رپورٹ پیش کر دی جائے گی۔ بابو صاحب موصوف کو ادائیگی میں اگر کوئی عذر ہو تو اس عرصہ میں اطلاع دے کر ۲۰ یوم کے اندر وہ خود نظارت امور عامہ میں تشریف لاکر اپنا عذر اور صفائی پیش کریں۔

ناظر امور عامہ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بے نظیر شجاعت

(۴)

جنگ احد میں کفار نے جب مسلمانوں پر عقب سے حملہ کر دیا۔ تو یہ وقت نہایت ہی نازک اور خطرہ کا تھا۔ کفار کا سارا زور اس امر پر صرف ہو رہا تھا۔ کہ کسی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شہید کر دیں۔ ادھر اسلام کے بہادر، اور جاں نثار سپاہی تعداد میں بہت ہی قلیل ہونے کے باوجود اس خطرہ سے ناواقف نہ تھے۔ وُہ پروانوں کی طرح شمع رسالت کے اردگرد حلقہ بنائے ہُوئے تھے۔ اور اپنی بہادری سے دُشمن کے بے پناہ طوفان کو روک رہے تھے۔ اسی اثناء میں ایک کافر ابن قمۂ نامی مسلمانوں کی صفوں کو چیرتا ہُوا آگے بڑھ آیا۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ مبارک پر حملہ کیا۔ اگرچہ یہ حملہ کامیاب تو نہ ہُوا۔ لیکن آپ کے خود کی دو کڑیاں آپ کے چہرہ میں چبھ کر رہ گئیں۔ اور اس تکلیف اور صدمہ کی وجہ سے آپ چکرا کر زمین پر گر پڑے صحابہ رضؓ نے فوراً بڑھ کر آپؐ کو اٹھا لیا اور آہستہ آہستہ پہاڑ کے اُوپر چڑھ کر ایک محفوظ مقام پر جانے لگے۔ راستہ میں مکہ کے ایک رئیس ابی بن خلف نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھ لیا۔ اور وُہ غیظ وغضب میں اندھا ہو کر حملہ کرنے کی نیت سے آپؐ کی طرف لپکا۔ صحابہ رضؓ نے اس کو روکنا چاہا۔ مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اسے آنے دو اور کمزوری و نقاہت کے باوجود آپ نے نیزہ سنبھالا۔ اور جب وُہ کافر آپ پر حملہ کرنے کے لئے آگے بڑھا۔ تو آپؐ نے اپنے نیزہ سے اس پر وار کیا۔ اگرچہ یہ وار اسے اچھی طرح سے لگا نہیں تھا۔ لیکن وُہ انتہائی کرب و اذیت میں چیختا اور چلاتا ہُوا واپس لوٹا۔ اور مکہ پہونچنے سے پہلے پہلے مر گیا۔

غرض ایسے وقت میں جبکہ آپ اپنے چہرہ پر زخم آجانے کی وجہ سے بہت کمزور ہو رہے تھے۔ ایک کافر آپ پر حملہ آور ہُوا۔ تو آپ نے نہایت شجاعت۔ اور بہادری سے دُوسرے صحابہ رضؓ کو روکتے ہُوئے خود اس کا مقابلہ کیا۔ اور اس دُشمنِ صداقت کو پیوندِ خاک کیا۔

(۵)

حضرت جابر رضؓ نے صحیح بخاری میں ایک واقعہ بیان کیا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپؐ کے صحابہ رضؓ ایک دفعہ جنگ سے مدینہ واپس تشریف لا رہے تھے۔ کہ راستہ میں دوپہر کے وقت لشکر نے آرام کرنے کے لئے ایک جگہ پڑاؤ ڈالا۔ لوگ متفرق طور پر سایہ دار جگہوں میں آرام کرنے لگے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ایک درخت سے تلوار لٹکا کر اس کے نیچے آرام فرمانے لگے۔ جب آپ سو رہے تھے تو ایک اعرابی آیا۔ اور درخت سے تلوار اتار کر آپؐ پر حملہ کرنے لگا۔ اس اثناء میں آپ کی آنکھ کھُلی تو آپ نے اسے تلوار کھینچے ہُوئے دیکھا اعرابی نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پُوچھا۔ اب آپ کو میرے اس حملہ سے کون بچا سکتا ہے؟۔ آپ نے نہایت اطمینان، اور جلال سے فرمایا۔ "اللّٰہ" یہ سُنکر اس اعرابی پر ایسا رعب طاری ہُوا۔ کہ اس کے ہاتھ سے تلوار گر گئی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فوراً تلوار پر قبضہ کر لیا۔ اور پھر اس اعرابی سے پوچھا۔ کہ اب تم بتاؤ۔ تمہیں کون بچا سکتا ہے۔ اس پر اس نے کانپتے ہُوئے کہا۔ کہ "آپ" آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دُوسرے صحابہ رضؓ کو بُلا کر اس واقعہ کی اطلاع دی اور اس اعرابی کو چھوڑ دیا اور کوئی سزا نہ دی۔

اس واقعہ سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک غیر معمولی عزم اور استقلال کے مالک تھے۔

(۶)

فتح مکہ کے چند ماہ بعد حنین کے مقام پر مسلمانوں اور کفار کی جنگ ہُوئی۔ اس لڑائی میں بعض وجوہ سے ابتداء میں مسلمانوں کو شکست ہُوئی۔ کفّار کے بعض دستے تیر اندازی میں بڑی مُہارت رکھتے تھے۔ ان کی طرف سے مسلمانوں پر تیروں کی بارش برس رہی تھی۔ جس کی وجہ سے اسلامی لشکر اِدھر اُدھر بکھر گیا۔ اس موقعہ پر صرف چند جان نثار آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رہ گئے۔ باقی سب پیچھے ہٹ گئے۔ اور بعض موقعوں پر تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم صرف اکیلے ہی رہ گئے۔ دُشمن کی طرف سے زبردست یورش ہو رہی تھی۔ تیر مینہ کی طرح برس رہے تھے۔ مگر شجاعت کا یہ پیکرِ مقدس اپنی جگہ پر قائم تھا۔ ہاں وُہ آمنہ کا لعل اور نبیوں کا سردار کامل بہادری اور دلیری کے ساتھ تن تنہا کفار کے مقابل پر کھڑا تھا۔ آپ نے جب دیکھا۔ کہ صحابہ رضؓ کے پاؤں اکھڑ گئے ہیں۔ اور وُہ واپس ہو رہے ہیں تو آپؐ نے یا معشر الانصار کر کے اپنے ساتھیوں کو آواز دی۔ اور خود نہایت ہی جلال کے ساتھ اپنے گھوڑے کو اور بھی آگے کی جانب بڑھایا۔ اور کفار کے عین مقابل میں آکر فرمایا:۔

انا النبی لا کذب

انا ابن عبد المطلب

کہ رسالت کے لحاظ سے میں اللہ تعالےٰ کا سچا نبی ہُوں۔ مجھ میں تم بُزدلی نہ دیکھو گے اور دُنیاوی وجاہت کے لحاظ سے میں عبد المطلب کی اولاد سے ہُوں جو سارے عرب میں شریف اور بہادر شمار ہوتی ہے۔

ادھر آپؐ کے صحابہ رضؓ نے جب آپؐ کی آواز سُنی۔ تو خدا جانے اس آواز میں کیا سحر اور جادو تھا۔ کہ وہ سنبھل کر واپس میدان جنگ میں لوٹے۔ بلکہ ان کی یہ کیفیت ہُوئی۔ کہ اگر اس وقت کسی کی سواری بھاگتے ہُوئے واپس میدانِ جنگ میں نہ مڑی تو اُس نے تلوار سے اسی وقت سواری کو ہلاک کر دیا۔ اور خود بھاگتے ہُوئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پہونچ گیا۔ غرض آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ آواز ایک بجلی تھی۔ جو صحابہ رضؓ کے جسموں میں سرایت کر گئی۔ اور وُہ تھوڑے ہی عرصہ میں میدان جنگ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اردگرد جمع ہو گئے۔ اور پھر اس جوش اور ولولہ سے دُشمن پر حملہ آور ہُوئے۔ کہ اسے بھاگنے کے سوا کوئی چارہ نہ رہا۔

غرض آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ شجاعت بے نظیر اور آپؐ کی یہ بہادری عدیم المثال ہے۔ کہ بارہ ہزار کی فوج میدانِ جنگ سے پیچھے ہٹتی ہے تیروں کی بارش برس رہی ہے۔ لیکن آپ ایک پہاڑ کی طرح اپنی جگہ پر قائم رہتے ہیں۔ اور آپؐ کے پائے ثبات میں کوئی لغزش نہیں آتی۔ اللھم صل علےٰ محمد وعلےٰ اٰل محمد وبارک وسلم انک حمید مجید۔ خاکسار ملک محمد عبد اللہ۔

احمدیہ کمپنی میں بھرتی ہونے کے لئے نوجوانوں کی فوری ضرورت

$\frac{۸}{۱۵}$ احمدیہ کمپنی کے لئے وقتاً فوقتاً تھوڑی تعداد میں احمدی نوجوانوں کی مانگ آتی رہتی ہے۔ اس وقت بھی ۸۴ احمدی نوجوانوں کی فوری ضرورت ہے۔ اس کے متعلق احباب کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ یہ کمپنی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے خاص ارشاد کے ماتحت کھڑی کی گئی تھی۔ اور اس کمپنی میں بھرتی ہونے کے متعلق احمدی نوجوانوں کو آپ کا خاص ارشاد ہے۔

چونکہ اس تعداد کو چند دنوں میں پورا کرنا ہے۔ اس لئے میں جملہ عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ پنجاب سے امید کرتا ہوں۔ کہ وُہ بہت جلد اپنے اپنے گاؤں قصبہ شہر میں احمدی نوجوانوں کو تحریک کر کے جو احمدی تیار ہوں۔ ان کی تعداد سے مطلع فرمائیں گے۔ جس جگہ الفضل نہ جاتا ہو۔ وہاں دوسری جگہ سے قریب کی جماعت کو چاہیئے۔ کہ وہاں اطلاع کر دے۔ (ناظر امور عامہ قادیان)

خان بہادر میاں محمد صادق صاحب کے سوالات

اور

مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبایعین کے جوابات

جناب مولوی محمد علی صاحب نے ایک مضمون بعنوان "میاں محمد صادق صاحب کے چار سوال مندرجہ الفضل ۱۲ اپریل ۱۹۴۲ء" بھیجکر لکھا ہے کہ "میاں محمد صادق صاحب کے چار سوال آپ نے اخبار "الفضل" میں چھاپ کر مجھ سے جواب طلب کیا ہے۔ یہ مختصراً ان کا جواب آپ کی خدمت میں ارسال کر رہا ہوں۔ جس قدر جلد ہو سکے اسے اپنے اخبار میں جگہ دے کر ممنون فرمائیں"

لیکن مضمون پڑھنے سے معلوم ہوا کہ دراصل مولوی صاحب نے سوالات کے جوابات "مختصراً" نہیں لکھے۔ کیونکہ ان میں کئی ایک غیر متعلق باتیں بھی موجود ہیں۔ بلکہ آپ نے سوالات کو مختصر کر کے پیش کیا ہے۔ حالانکہ وہ پہلے ہی بہت مختصر تھے۔ اور ان میں اختصار آپ نے اس رنگ میں کیا ہے۔ کہ ایک طرف تو ان سوالات کا اصل مطلب اور مفہوم فوت ہو گیا ہے۔ اور دوسری طرف انہیں اپنے ڈھب کا بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔ پس مولوی صاحب نے جو کچھ لکھا ہے۔ وہ چونکہ اصل سوالات کا جواب نہیں ہے۔ بلکہ ان کے خود ساختہ سوالات کا جواب ہے۔ گو وہ بھی ایسا ہے کہ حق و صداقت سے بہت دور۔ اس لئے ان کا مضمون "الفضل" میں درج نہیں کیا جا سکتا

(۲) جب مولوی صاحب نے اتنا بھی گوارا نہیں کیا۔ کہ سوالات کو اپنے اصل الفاظ میں اپنے مضمون میں نقل کر دیتے۔ یا ان سوالات کو پیغام صلح میں شائع کرا دیتے۔ تو پھر انہیں اپنا طول طویل مضمون الفضل میں شائع کرانے کا کیا حق ہے۔

(۳) بارہا مولوی صاحب کے اور ان کے اخبار پیغام صلح کے جواب طلب کرنے پر مضامین لکھے گئے۔ مگر کبھی ان مضامین کو "پیغام صلح" میں درج نہ کیا گیا۔ حتیٰ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا ایک مضمون جو مولوی صاحب کے مضمون کے جواب میں لکھا گیا تھا پیغام صلح میں درج کرنے کا وعدہ کر کے بھی شائع نہ کیا گیا۔ جب ان کا یہ طریق عمل ہے۔ تو وہ اپنا مضمون الفضل میں شائع کرنے کی خواہش کس طرح کر سکتے ہیں۔

(۴) چلئے گزشتہ باتوں کو جانے دیجئے۔ کیا مولوی صاحب اب یہ وعدہ کرتے ہیں۔ کہ ان کی کسی تقریر یا تحریر کے جواب میں جو کچھ لکھا جائے گا۔ اسے وہ من وعن "پیغام صلح" میں شائع کرا دیا کریں گے۔ اگر اس کا جواب اثبات میں ہو تو ہم آپ کا مرسلہ مضمون باوجود اس کے کہ وہ اصل سوالات کا جواب نہیں شائع کرنے کے لئے تیار ہیں۔

معلوم ہوتا ہے مولوی صاحب نشۂ امارت میں اب اس درجہ پر پہنچ گئے ہیں کہ اپنی غیر معقول سے غیر معقول بات منوانا اور دوسروں کی معقول سے معقول بات رد کر دینا اپنا حق سمجھتے ہیں۔ مگر انہیں یاد رکھنا چاہیئے جیسا معاملہ وہ کریں گے ویسا ہی ان سے کیا جائیگا۔ سوائے انکی درشت کلامی اور بدگوئی کے۔ کہ اس میں انکا مقابلہ نہیں کیا جائیگا۔ ذیل میں مولوی صاحب کے مذکورہ مضمون پر تبصرہ درج کیا جاتا ہے ؛ — ایڈیٹر

"الفضل" ۱۲ اپریل میں جناب میاں محمد صادق صاحب سابق جنرل سیکرٹری انجمن غیر مبایعین کے مولوی محمد علی صاحب سے کچھ ضروری سوالات شائع ہوئے ہیں۔ مولوی صاحب نے ان کا جواب لکھ کر مدیر صاحب الفضل سے چاہا ہے۔ کہ وہ ان کے جواب کو الفضل میں درج کریں۔ اس بارے میں ایڈیٹر الفضل جو مناسب ہوگا کریں گے لیکن مولوی صاحب کے مضمون کو پڑھنے کے بعد میں یہ کہنے سے باز نہیں رہ سکتا۔ کہ مولوی صاحب نے جناب خان بہادر میاں محمد صادق صاحب کے سوالات کو بالکل بگاڑ کر پیش کیا ہے۔

مولوی صاحب کا حلفیہ بیان

مولوی کرم الدین صاحب بھیں نے استغاثہ کیا۔ کہ حضرت مرزا صاحب نے مجھے کذاب کہہ کر میری ازالہ حیثیت عرفی کی ہے۔ مولوی محمد علی صاحب نے ۱۳ مئی ۱۹۰۴ء کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی موجودگی میں عدالت میں حلفیہ بیان دیا۔ کہ

"مکذب مدعی نبوت کذاب ہوتا ہے۔ مرزا صاحب ملزم مدعی نبوت ہے۔ اس کے مرید اس کو دعوے میں سچا اور دشمن جھوٹا سمجھتے ہیں۔ پیغمبر اسلام مسلمانوں کے نزدیک سچے نبی ہیں۔ اور عیسائیوں کے نزدیک جھوٹے ہیں"۔

پھر ۱۶ جون ۱۹۰۴ء کو مولوی صاحب موصوف نے مولوی کرم دین صاحب کے سوال کے جواب میں حلفاً بیان کیا۔ کہ

"مرزا صاحب دعوے نبوت کا اپنی تصانیف میں کرتے ہیں۔ یہ دعوے نبوت کا اس قسم کا ہے۔ کہ میں نبی ہوں۔ لیکن کوئی نئی شریعت نہیں لایا۔ ایسے مدعی کا مکذب قرآن شریف کی رو سے کذاب ہے"

مولوی محمد علی صاحب کے اس بیان کی مزید تشریح حضرت اقدس کے اس مطبوعہ بیان سے ہو سکتی ہے۔ جو حضور نے عدالت میں داخل کرایا۔ اور جس میں تحریر فرمایا۔

"In Muslim religious writings a person who belies a person claiming to be a prophet, or one who relates a single false, dream is called a Kazzab, i.e. liar.

ان بیانات سے عیاں ہے۔ کہ مولوی کرم الدین صاحب کے استغاثہ کا جواب یہ دیا گیا۔ کہ بے شک اسے کذاب لکھا گیا ہے۔ مگر ایسا لکھنا ازروئے شریعت اسلامی بالکل روا اور جائز ہے۔ کیونکہ مولوی کرم الدین نے مدعی نبوت یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تکذیب کی۔ اور منجانب اللہ مدعی نبوت کا مکذب ازروئے قرآن مجید کذاب ہوتا ہے۔ مولوی محمد علی صاحب کے الفاظ ہیں۔ "ایسے مدعی کا مکذب قرآن شریف کی رو سے کذاب ہے"۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عبارت

قرآن شریف کی آیت کے حوالہ کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یوں فرمایا ہے۔ کہ

"جو شخص مجھے نہیں مانتا۔ وہ اسی وجہ سے نہیں مانتا۔ کہ وہ مجھے مفتری قرار دیتا ہے۔ مگر اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ خدا پر افترا کرنے والا سب کافروں سے بڑھ کر کافر ہے۔ جیسا کہ فرماتا ہے ومن اظلم ممن افترٰی علی اللّٰہ کذباً او کذب بآیاتہ۔ یعنی بڑے کافر دو ہی ہیں۔ ایک خدا پر افترا کرنے والا اور دوسرا خدا کے کلام کی تکذیب کرنے والا"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶۳)

اس عبارت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس آیت کا حوالہ بھی ذکر فرما دیا ہے۔ جس میں یہ آیا ہے۔ کہ مدعی نبوت کا مکذب کذاب ہوتا ہے۔ اور یہ بھی بتا دیا کہ ایسا مکذب "بڑا کافر" ہوتا ہے۔ عدالت میں بیانات کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مدعی نبوت ہیں۔ اور مکذب مدعی نبوت کذاب ہوتا ہے۔ حقیقۃ الوحی کی عبارت کا لب لباب یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مکذب بڑا کافر ہے۔ اس بحث کا منطقی نتیجہ بالکل واضح ہے۔ یعنی عدالت کے بیان میں لفظ کذاب اصطلاحاً کافر کے معنوں میں مستعمل ہوا ہے۔

میاں محمد صادق صاحب کا پہلا سوال

خان بہادر میاں محمد صادق صاحب نے مولوی محمد علی صاحب سے پہلا سوال یہ کیا تھا۔ کہ

"ان دونوں حوالوں کو ملا کر پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ کذاب اور کافر الفاظ ہم معنی ہیں۔ اور آپ کے نزدیک حضرت مسیح موعود ۱۹۰۴ء تک مدعی نبوت تھے۔ جو غیر تشریعی تھی۔ آپ میں اس کے بعد جو تبدیلی نظر آتی ہے۔ اس کے کیا وجوہ ہیں"

(الفضل ۱۲ اپریل ۱۹۴۲ء)

مولوی محمد علی صاحب کا جواب

مولوی صاحب نے اپنے طویل جواب میں سوال کے دوسرے جزو کو بالکل چھوا تک نہیں۔ جس سے نتیجہ نکلتا ہے کہ مولوی صاحب کے نزدیک ۱۹۰۴ء تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام واقعی مدعی نبوت غیر تشریعی تھے۔ مگر مولوی صاحب میں بعد ازاں جو تبدیلی ہوئی اس کے وجوہ بتانے کے لئے وہ تیار نہیں

مولوی صاحب لکھتے ہیں۔ کہ لفظ کذاب اور کافر کے ہم معنی ہونے کا علم حاصل کرنے کے لئے "لغت کی طرف رجوع کرنا چاہیئے تھا"۔ حالانکہ یہ سراسر غلط ہے۔ کیونکہ سوال کا انحصار مطلق لفظ کذاب پر نہیں۔ تا لغت کی طرف رجوع کیا جاتا۔ بلکہ سوال اس لفظ کذاب کے متعلق ہے جو عدالت میں مدعی نبوت کے مکذب کے لئے بطور اصطلاح استعمال ہوا۔ اور کہا گیا کہ مدعی نبوت کا ہر مکذب کذاب ہوتا ہے۔ اب یا تو مولوی صاحب یہ کہیں۔ کہ میرا بیان "دروغ حلفی نہیں تو کم از کم جھوٹ" ضرور تھا۔ اس لئے اس کلمہ کو نظر انداز کر دیا جائے۔ یا پھر اب لغت کی طرف رجوع کے تار عنکبوت سے اجتناب کریں۔

مولوی صاحب لکھتے ہیں "جب ہم کسی کو کذاب کہیں گے۔ تو اس کا یہ مطلب نہ ہوگا کہ وہ مسلم نہیں" مگر جناب مولوی صاحب آپ اب خواہ سب کلمہ گوؤں کو مسلمان قرار دینے کے باوجود کذاب کہتے پھریں۔ سوال تو یہ ہے کہ جب آپ کسی مدعی نبوت کے مکذب کو کذاب کہیں گے تو اس کا کیا مطلب ہوگا؟ آپ نے اپنے حلفی بیان میں جہاں مولوی کرم دین صاحب کو اس لئے کذاب قرار دیا۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مدعی نبوت کے مکذب ہیں۔ وہاں آپ نے عیسائیوں کو اس لئے کذاب بتلایا کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دعوئی نبوت کی تکذیب کرتے ہیں۔ کیا یہ موازنہ بھی آپ کو تاویل باطل سے روک نہیں سکتا؟

کذاب کہا کافر کیوں نہ کہا

مولوی صاحب کہتے ہیں۔ کہ قرآن مجید میں انبیاء کے منکر کو کافر کہا ہے۔ اگر میری یہ مراد ہوتی تو میں لفظ کذاب کی بجائے کافر کہتا۔ معلوم ہوا کہ "میں نے حضرت مرزا صاحب کو کسی خاص قسم کی نبوت کا مدعی قرار دیا ہے"۔ اس کا پہلا جواب تو یہ ہے۔ کہ جناب استغاثہ لفظ کذاب پر تھا۔ اس لئے آپ نے لفظ کذاب استعمال کیا۔ ورنہ اور کوئی وجہ نہ تھی۔ دوسرے آپ اب بھی وہ آیت پیش فرمائیں۔ جس میں لکھا ہو کہ ایسے مدعی کا مکذب کذاب ہوتا ہے کیونکہ آپ نے کرم دین کو "قرآن شریف کی رو سے" کذاب قرار دیا تھا۔ لیکن اگر آپ ایسا نہ کر سکیں تو خوف خدا کا خیال کر کے ایسی باتوں سے کنارہ کشی اختیار کریں۔ تیسری بات یہ ہے کہ آپ تو مدعی نبوت پر لعنت کیا کرتے ہیں۔ کیا اس عموم میں "خاص قسم کی نبوت کا مدعی" بھی آتا ہے یا نہیں؟ ذرا اس عقدہ کو حل فرمائیں۔

کیا غیر تشریعی نبی نبی نہیں ہوتا؟

مولوی صاحب لکھتے ہیں "میرے بیان میں اس امر کی صاف تصریح موجود ہے کہ یہ کیسی نبوت ہے" "یہ دعوئی اس قسم کا ہے کہ میں نبی ہوں۔ لیکن کوئی شریعت نہیں لایا"۔ ظاہر ہے کہ یہاں لفظ نبی کا استعمال اس کے لغوی معنے میں کر رہا ہوں"۔ مولوی صاحب کے اس بیان سے صرف اتنا نکلتا ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو غیر تشریعی نبی قرار دیتے ہیں۔ اور غیر تشریعی نبوت کے مدعی کے مکذب کو از روئے قرآن شریف کذاب بتلاتے ہیں۔ اس موقعہ پر مولوی صاحب کا اس بحث میں پڑنا کہ غیر تشریعی نبی نبی نہیں ہوتا یقیناً خلط بحث ہے اور پھر تریاق القلوب کے حوالہ کو ۱۹۰۲ء کا تحریر کردہ بتا کر منسوخیت کی بحث میں چلے جانا مولوی صاحب ایسے مناظر کو ہی سزاوار ہے

مولوی صاحب خوب جانتے ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو غیر تشریعی نبی ہی مانتی ہے صاحب شریعت نہیں مانتی شریعت کاملہ قرآن مجید میں محفوظ ہے حقیقی نبی بمعنی صاحب شریعت نبی کی آمد کے ہم قائل نہیں۔ اور یہی مواہب الرحمٰن صفحہ ۶۶ و صفحہ ۶۷ کے پیش کردہ حوالہ میں مذکور ہے۔ اندریں حالات اس موقعہ پر اس بحث کی کیا ضرورت تھی؟ مولوی صاحب لکھتے ہیں:۔ "بروئے قرآن شریف نبی وہ ہے جو شریعت لاتا ہے۔ یا شریعت میں تغیر تبدل کرتا ہے"۔ مگر اس ذو وجہین تعریف کے لئے کوئی آیت پیش نہیں کی۔ البتہ شیخ محی الدین ابن عربی کا ادھورا حوالہ نقل کیا ہے۔ میرے نزدیک اختصار کے پیش نظر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صرف دو حوالے درج کرنا کافی ہے۔ حضور تحریر فرماتے ہیں:۔

(۱) "بعد توراۃ کے صدہا ایسے نبی بنی اسرائیل میں سے آئے۔ کہ کوئی نئی کتاب ان کے ساتھ نہیں تھی۔ بلکہ ان انبیاء کے ظہور کے مطالب یہ ہوتے تھے کہ تا ان کے موجودہ زمانہ میں جو لوگ تعلیم توریت سے دور پڑ گئے ہوں۔ پھر ان کو توریت کے اصلی منشاء کی طرف کھینچیں۔ اور جن کے دلوں میں کچھ شکوک اور دہریت اور بے ایمانی ہو گئی ہو ان کو پھر زندہ ایمان بخشیں۔ چنانچہ اللہ جلشانہ خود قرآن کریم میں فرماتا ہے ولقد آتینا موسی الکتاب وقفینا من بعدہ بالرسل یعنی موسیٰ کو ہم نے توریت دی۔ اور پھر اس کتاب کے بعد ہم نے کئی پیغمبر بھیجے۔ تا توریت کی تعلیم کی تائید اور تصدیق کریں"۔

(شہادۃ القرآن صفحہ ۴۴ و صفحہ ۴۵)

(۲) نبی کے معنے صرف یہ ہیں کہ خدا سے بذریعہ وحی خبر پانے والا ہو۔ اور شرف مکالمہ اور مخاطبہ الٰہیہ سے مشرف ہو۔ شریعت کا لانا اس کے لئے ضروری نہیں۔ اور نہ یہ ضروری ہے کہ صاحب شریعت رسول کا متبع نہ ہو"۔

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ ۵ صفحہ ۱۳۹)

کیا مولوی صاحب حکم و عدل کے فیصلہ کے آگے گردن جھکانے کیلئے تیار ہیں؟

مولوی صاحب نے حقیقۃ الوحی کے صاف حوالہ کو "یہ ایک الگ بحث ہے" کہہ کر نظر انداز کر دیا ہے۔ حالانکہ میاں محمد صادق صاحب کے سوالات میں حلفیہ بیانات کے بعد یہ نقطہ مرکزی ہے۔ حیرت ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام صریح الفاظ میں تحریر فرمائیں۔ کہ جو مجھے نہیں مانتا وہ مکذب بآیات اللہ "اور" بڑا کافر" ہے۔ جو مجھے نہیں مانتا وہ مسلمان نہیں (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶۳) مگر مولوی صاحب اسے تو "پھر الگ بحث ہے" کہہ کر چھوڑ دیں۔ لیکن "قادیانی جماعت" کے متعلق تعلّیوں کا طومار باندھ دیں۔ بات لمبی ہو جائیگی اور مجھے اختصار ملحوظ ہے۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صرف دو الہام پیش کرتا ہوں (۱) ویقولون لست مرسلاً (تذکرہ صفحہ ۵۵۴) (۲) قل یا ایھا الکفار انی من الصادقین (تذکرہ صفحہ ۵۹۰) ان کا ترجمہ یہ ہے۔ کہ تیرے منکر کہتے ہیں کہ تو رسول نہیں۔ تو ان سے کہہ دے کہ اے کافرو! میں یقیناً صادقوں میں سے ہوں"۔ اگر خدا ترسی ہو۔ تو ان دو الہامات سے ہی فیصلہ ہو جاتا ہے۔

دوسرا سوال

خان بہادر میاں محمد صادق صاحب کا دوسرا سوال مولوی محمد علی صاحب سے مندرجہ ذیل شقوں پر مشتمل تھا۔ (۱) آپ ۱۹۰۸ء سے ۱۹۱۴ء تک خلیفہ مانتے رہے (۲) اب بھی آپ "واجب الاطاعت امیر" کے بغیر ترقی کو محال جانتے ہیں (پیغام ۷ فروری ۱۹۳۷ء) (۳) آپ ایک دفعہ منتخب ہو کر امیر بنے بیٹھے ہیں۔ حالانکہ ڈیموکریسی ہر سالی انتخاب آرار چاہتی ہے۔ پس بتائیں۔ کہ آپ کی امارت اور جماعت احمدیہ کے خلیفہ کی خلافت میں کیا فرق ہے؟

کیا انجمن خلیفہ کو معزول کر سکتی ہے؟

اس اہم سوال کے جواب میں مولوی محمد علی صاحب لکھتے ہیں:۔ "ہمارے نزدیک انجمن حضرت مسیح موعود کی حقیقی جانشین ہے اور وہ امیر یا خلیفہ کو مقرر بھی کر سکتی ہے اور اسے معزول بھی کر سکتی ہے۔ اور امیر یا خلیفہ انجمن کو توڑ نہیں سکتا"۔ الحمد للہ کہ مولوی صاحب نے یہ تسلیم کر لیا۔ کہ جماعت احمدیہ میں خلافت کا سلسلہ باقی ہے۔ اور خلیفے ہوتے رہیں گے۔ باقی رہا یہ سوال کہ انجمن خلیفہ کو معزول کر سکتی ہے یا نہیں اس بارے میں کوئی دلیل پیش نہیں کی گئی۔ کہ انجمن خلیفہ کو معزول کر سکتی ہے۔ یہ بات نہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تحریر فرمائی ہے۔ اور نہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے فرمائی ہے۔ اور نہ ہی صدر انجمن احمدیہ کے قواعد میں درج ہے۔ یہ محض مولوی محمد علی صاحب کا خود ساختہ نظریہ ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے:۔

"اگر کوئی کہے کہ انجمن نے خلیفہ بنایا ہے۔ تو وہ جھوٹا ہے۔ اس قسم کے خیالات ہلاکت کی حد تک پہنچاتے ہیں۔ تم ان سے بچو۔ پھر سن لو کہ مجھے نہ کسی انسان نے نہ کسی انجمن نے خلیفہ بنایا۔ اور نہ میں کسی انجمن کو اس قابل سمجھتا ہوں۔ کہ وہ خلیفہ بنائے۔ پس مجھ کو نہ کسی انجمن نے بنایا اور نہ میں اس کے بنانے کی قدر کرتا۔ اور اس کے چھوڑ دینے پر تھوکتا بھی نہیں۔ اور نہ اب کسی میں طاقت ہے کہ وہ اس خلافت کی ردا کو مجھ سے چھین لے"۔

(اخبار بدر ۴ جولائی ۱۹۱۲ء صفحہ ۵)

پس اس بارے میں جماعت احمدیہ کا وہی مسلک ہے۔ جو حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا۔ اور مولوی محمد علی صاحب اس سے منحرف ہو گئے ہیں

مولوی صاحب نے لکھا ہے۔ "انجمن کا اختیار ہے۔ کسی کو ایک سال کے لئے مقرر کرے یا دس سال کے لئے یا ساری عمر کیلئے" مگر انجمن کو یہ اختیار کیسے حاصل ہؤا۔ کہ وہ کسی کو ایک سال کے لئے خلیفہ مقرر کرے۔ کیا انجمن شریعت اسلامیہ کو توڑنے کی مجاز ہے اگر اسلام میں خلیفہ عمر بھر کے لئے ہوتا ہے تو انجمن اس کی خلاف ورزی کرنے کی مجاز نہ ہوگی۔ ہاں اگر انجمن کسی کو ساری عمر کیلئے خلیفہ یا امیر بنا سکتی ہے (اسجگہ مولوی صاحب نے یہ نہیں بتایا۔ کہ انجمن نے ان کو ساری عمر کیلئے مقرر کر دیا ہے) تو سوال قائم ہے۔ کہ پھر عملاً امارت اور خلافت میں کیا فرق ہؤا؟ اگر کہو کہ خلیفہ انجمن کا مطاع نہیں ہوتا۔ تو یہ باتفاق انجمن غلط قرار پا چکا ہے۔ کیونکہ سب جماعت اور انجمن نے لکھ کر دیا تھا کہ:-

"حضرت مولوی صاحب (خلیفہ اولؓ) کا فرمان ہمارے واسطے آئندہ ایسا ہی ہو جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تھا۔" (بدر ۲ر جون ۱۹۰۸ء)

سچے اعتراضات کا جواب

باقی رہا خلافت کے نظام کو برباد کرنے کے لئے بعض عام بشری کمزوریوں کو پبلک میں ذکر کرکے "سچے اعتراضات کرنا۔" تو یہ یقیناً خدا کو ناراض کرنے والی بات ہے خود مولوی محمد علی صاحب فرما چکے ہیں:-

"خدا نے ..... کسی کی غیر حاضری میں اس کے خلاف "سچی بات" کرنے کو بھی روک دیا"۔ (پیغام صلح ۲۷ر اپریل ۱۹۳۷ء)

کیا عام لوگوں کے خلاف "سچی بات" کہنا گناہ اور جہنم کا موجب ہے۔ لیکن خلیفہ کے خلاف "سچی بات" کہنا ثواب اور جنت کا موجب بن جانا چاہیئے! غیر مبائع بھائیو! خدارا انصاف کرو۔

آزادی رائے کا مطلب

تیسرے سوال میں جو باتیں مولوی صاحب نے لکھی ہیں۔ وہ ذاتی ہیں۔ اس لئے اُن پر جناب خان بہادر میاں محمد صادق صاحب ہی روشنی ڈال سکتے ہیں۔ میں صرف اتنا کہنا چاہتا ہوں۔ کہ مولوی صاحب نے تحریر کیا ہے کہ:-

"آزادی رائے اگر اس بات کا نام ہے کہ ہر آدمی اپنی رائے کو لئے پھرے اور اعجاب کل ذی رائی برایہ کا مصداق بنا رہے۔ تو بے شک یہ لاہور میں مفقود ہے" مقام شکر ہے۔ کہ مولوی صاحب نے "آزادی رائے" کا مفہوم معین کرکے ان غلط کار لوگوں کی تردید کر دی ہے۔ جو کہتے رہتے ہیں۔ کہ قادیان میں "آزادی رائے" نہیں۔ یعنی ہر شخص کو اپنی رائے کو لئے پھرنے کی اجازت نہیں۔ آزادی رائے کا صحیح مفہوم ہماری مجلس شوریٰ میں متحقق ہوتا ہے۔ اپنے ہی رشتہ داروں یا ملازمین کی انجمن میں آزادی رائے ہوگی بھی تو کیا ہوگی؟

مقاطعہ کے متعلق غلط بیانی

چوتھے سوال کے جواب میں مولوی صاحب نے لکھا ہے۔ کہ "مجھے جو بات ان (حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز) کے سلوک میں ناپسند ہے۔ وہ ان کا ان لوگوں کا مقاطعہ کرنا ہے۔ جو اُن سے اختلاف کی وجہ سے الگ ہو جاتے ہیں"۔ یہ بات سراسر غلط ہے۔ کہ جماعت احمدیہ سے اختلاف عقیدہ رکھنے کی وجہ سے الگ ہو جانے والوں سے مقاطعہ کیا جاتا ہے۔ اس بارے میں متعدد مرتبہ صراحت کی جا چکی ہے۔ نہ معلوم پھر کیوں مولوی صاحب نے مغالطہ دینے کی کوشش کی۔ جماعت احمدیہ میں خفیہ سازش کرکے فتنہ پیدا کرنے والوں سے مقاطعہ کا حکم دیا جاتا ہے۔ تا اُن کے شر سے جماعت محفوظ رہے۔ ورنہ کئی اور آدمی سلسلہ سے الگ ہوئے اُن سے کوئی مقاطعہ نہ ہؤا۔ کئی اشخاص کی ملازمت کا یہاں انتظام نہ ہو سکا۔ وہ احمدیہ بلڈنگس میں جا کر بیٹھ گئے۔ اُن سے ہرگز مقاطعہ نہیں ہؤا۔ مثالیں دینے سے بات ذاتیات میں تبدیل ہو جائیگی۔ ورنہ نام بنام ذکر کر دیا جاتا۔ عبدالکریم اور مصری صاحب وغیرہ کا مقاطعہ ان کی سازش اور شرارت کے پیش نظر ہؤا تھا۔ نہ محض اختلاف رائے کے باعث۔ ہمارے مقدس امام پر تو غیر مبایعین یہ اعتراض کیا کرتے ہیں۔ کہ وہ اختلاف رائے کے باوجود بیعت جائز سمجھتے ہیں۔ اور بیعت لے لیتے ہیں۔ مگر اب کہا جا رہا ہے۔ کہ اختلاف رائے کے باعث مقاطعہ کر دیا جاتا ہے۔ مولوی صاحب ہی فرمائیں۔ کہ ان کی کونسی بات غلط اور کونسی درست ہے؟ مولوی صاحب کی بعض دیگر غلط باتوں کو نظر انداز کرکے کہتا ہوں۔ کہ قادیان کے انتظام کو اگر جناب خان بہادر صاحب نے دُور سے دیکھا ہے۔ تو آپکو کبھی تو کبھی اس نظام میں منسلک ہونے کی توفیق نہیں ملی۔ آپ کو دُور کے ڈھول کیوں سہانے نہیں معلوم ہوتے؟ بالآخر دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اِن بھائیوں کو حق کے قبول کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین

خاکسار ابوالعطاء جالندھری از قادیان

صوبہ اڑلیسہ میں تبلیغ احمدیت

۲۲۵ میل سائیکل پر تبلیغی سفر

مارچ و اپریل میں عاجز نے ۲۲۵ میل سائیکل پر ۲۹۰ میل ریل پر اور ۳۳ میل پیدل کل ۵۴۸ میل سفر کرکے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت اور صداقت کا پیغام انفرادی اور اجتماعی اور فروخت لٹریچر کی صورت میں مندرجہ ذیل مقامات میں پہنچایا۔ سونگڑہ۔ کٹک شہر بالاسور شہر۔ بھدرک شہر۔ پوری شہر۔ ساکھی گوپال بسیلی۔ سری پار۔ پدن پدا۔ بن مالی پور۔ مکند داس پور اولڑی۔ پانندہ۔ چودہ کولاٹ۔ پاٹامنڈی + ۷۵ ٹریکٹ قیمتاً فروخت کئے۔ ۵۰ ٹریکٹ مفت بانٹے۔ ۵ تقاریر کیں۔ ایک مباحثہ شیعہ عالم سے ہؤا۔ جس سے ایک ٹیلیگراف محکمہ کے مسلمان سب انسپکٹر نے بہت اچھا اثر لیا۔ اور کتب سلسلہ مجھ سے خریدیں۔ احمدیہ دارالتبلیغ کندرا پاڑا میں ان دو ماہ میں ۲۵ آدمی تحقیق احمدیت کے لئے آئے۔ جن میں سب سے زیادہ شوق رکھنے والا ایک ہندو نوجوان ہے۔ جس نے تبلیغ سنکر اپنا خیال ظاہر کیا۔ کہ میں احمدیت جیسے مذہب کا متلاشی تھا۔ اور مجھے امید ہے کہ اسی چشمہ سے میری پیاس دُور ہوگی آخر اڑ یہ کتاب لے کر واپس گیا۔

اختتام سفر میں موضع چودہ کولاٹ میں ۴۲/۴ ۲۴ کو ۱۵ غیر احمدیوں نے مجھ پر حملہ کر کے زد وکوب کیا۔ پگڑی کو پاؤں کے نیچے دبا کر چیر ڈالا۔ سائیکل کی کتنی اشیاء توڑ دیں۔ آخر تعاقب کر کے گاؤں سے باہر نکال دیا۔ احمدیوں کے گھر میں جانے نہ دیا۔ محکمہ نہر کے سب اوورسیر صاحب کے ہاں رات ٹھیرا۔ ساری رات راستے روک کر بیٹھے رہے۔ احمدیوں کو میرے پاس کھانا بھی نہ لانے دیا۔ آخر ۲۵ تاریخ کو ۹ بجے سب اوورسیر اور اُن کے چپڑاسی کے ساتھ اُن کے بنگلہ سے نکل کر ۵ میل دُور پاٹا منڈھی تھانہ میں رپورٹ لکھوائی۔ مگر نائب داروغہ صاحب نے رپورٹ لکھنے کے سوا اور کوئی کاروائی نہ کی۔ حکام بالا ضلع کٹک سے درخواست ہے کہ وہ موضع چودہ کولاٹ کے صرف دو گھر احمدیوں کی تکالیف دُور کریں۔ مخالفین ان کو طرح طرح کی دھمکیاں دے رہے ہیں۔

عاجز قریشی محمد حنیف قمر آنریری مبلغ اُڑیسہ

وی۔پی وصول فرمالئے جاویں

ہم نے گذشتہ اعلانات کے مطابق وی۔پی ارسال کر دیئے ہیں۔ احباب کو اس وقت تک اُن مشکلات کا جو کاغذ کی گرانی اور نایابی کے سلسلہ میں ہمیں پیش آرہی ہیں بخوبی احساس ہو گیا ہوگا۔ لہذا اُمید ہے۔ کہ تمام اصحاب وی۔پی وصول فرماکر ہمارے ساتھ تعاون فرمائیں گے۔ اور کوئی دوست بھی ایسا نہ ہوگا۔ جو وی۔پی واپس کر کے دفتر کی مشکلات میں اضافہ کرنے کا موجب ہو۔ جو احباب وی۔پی رکوا کر الفضل کا چندہ بذریعہ منی آرڈر یا محاسب بھیجنے کا وعدہ فرماچکے ہیں۔ وہ براہ مہربانی بہت جلد رقم ارسال فرمائیں۔

"منیجر الفضل"

نارتھ ویسٹرن ریلوے

عوام کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ پٹرول کی پابندیوں کے باعث کالکا شملہ سیکشن پر سپیشل ریل موٹروں کے چلانے کی کوئی درخواست تا اطلاع ثانی منظور نہ کی جائیگی۔

چیف اپریٹنگ سپرنٹنڈنٹ لاہور

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

واشنگٹن - ۶ رمئی - سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ کوریگیڈور (فلپائن) کی امریکن فوج نے جاپانیوں کے آگے ہتھیار ڈال دیئے ہیں۔ اس فوج کی تعداد ۵۶۰۰ ہے۔ جس میں افسر سپاہی اور ملاح تینوں شامل ہیں۔ جو علاقے جاپانیوں کے حوالہ کئے جائیں گے۔ ان میں خلیج منیلا کے قلعے اور ڈرام و فرانک کے مورچے بھی شامل ہیں۔ یہاں امریکن فوج نے کئی مہینوں تک دلیرانہ مزاحمت کی ہے کوریگیڈور کو فلپائن کا جبرالٹر سمجھا جاتا تھا۔ خیال ہے کہ امریکن کمانڈر انچیف بھی جاپانیوں کی قید میں چلا گیا ہے۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ اس شکست کے نتیجہ میں فلپائن میں منظم مزاحمت ختم ہو جائیگی۔

چنگکنگ - ۶ رمئی - چین کے ایک سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے۔ کہ جاپانی فوجیں برما روڈ سے چین میں داخل ہو کر شمال مشرق کی طرف بڑھ رہی ہیں چین کے شہر ڈینگ میں صورت حال کچھ پیچیدہ ہے۔ چین کی جنوب مغربی سرحد پر ایک مشہور فوجی چھاؤنی پاؤشان پر دشمن نے دو بار بم باری کی۔ آٹھ جاپانی طیارے گرالئے گئے۔ برما روڈ کے جن مقامات پر دشمن نے قبضہ کیا ہے۔ ان پر امریکن طیارے شدید بم باری کر رہے ہیں۔ مارشل چیانگ کائی شیک نے بے پناہ فوج سرحد پر بھیجدی ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ دشمن شائد ہندوستان کی طرف ابھی رُخ نہ کرے گا۔ بلکہ چین کی طرف تمام توجہ لگائیگا۔

لنڈن - ۱ رمئی - برطانی فوجیں ڈغاسکر میں بیس میل آگے بڑھ گئی ہیں۔ لیکن ابھی اینسٹرن اور ڈیگو سوزو پر ان کا قبضہ نہیں ہوا۔ آج بھی لڑائی ہو رہی ہے اور فرانسیسی فوج شدید مزاحمت کر رہی ہے اور ڈیگو سوزو کے بحری مستقر کی گلیوں میں جنگ ہو رہی ہے۔ دشی گورنمنٹ کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ ڈیگو سوریز پر پہلے ہی حملہ میں ایک فرانسیسی آب دوز اور ایک مددگار جہاز ڈوب گیا۔

وشی - ۶ رمئی - مڈغاسکر پر برطانی حملہ سے پیدا شدہ صورت حالات پر غور کرنے کے لئے وشی گورنمنٹ کا ایک اجلاس منعقد ہوا۔ مگر اس کے نتائج کا اعلان نہیں کیا گیا۔

کلکتہ - ۶ رمئی - برما میں برطانی طیاروں نے دریائے چندون میں جاپانی کشتیوں پر جھپٹ جھپٹ کر بم برسائے۔ چھ کشتیاں ڈبو دی گئیں۔ اور باقی کو سخت نقصان پہنچایا گیا۔

لنڈن - ۶ رمئی - لیبیا میں آندھی اور طوفان کی وجہ سے کوئی بڑی جنگ نہیں ہوئی۔ تاہم اتحادی طیاروں نے بن غازی اور جدابیہ پر بم باری کی۔ دشمن کی متعدد گاڑیاں تباہ کر دی گئیں۔

لنڈن - ۶ رمئی - وثوق کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ اسوقت جاپانیوں کے کوئی بڑے جہاز خلیج بنگال میں موجود نہیں ہیں چند روز قبل آب دوز کشتیوں کی سرگرمیوں کی اطلاع ملی تھی۔ جزائر انڈیمان میں بھی اب دشمن کے جنگی جہاز موجود نہیں ہیں۔

کلکتہ - ۶ رمئی - بنگال گورنمنٹ نے ضلع چٹاگانگ میں سرکاری ملازمین کے بیوی بچوں کی رہائش کی ممانعت کر دی ہے بعض دیگر ساحلی علاقوں میں بھی اس قسم کی ممانعت کی تجویز زیر غور ہے۔ یہ بھی تجویز ہے کہ بیوی بچوں کو محفوظ مقامات پر رکھنے کے لئے ملازمین کو تنخواہوں کا دس یا بارہ فیصدی الاؤنس دیا جائے۔

کلکتہ - رمئی - حکومت بنگال نے کلکتہ کے مسلم لیگی اخبار "آزاد" سے ایک ہزار روپیہ کی ضمانت طلب کی ہے۔

لاہور - ۶ رمئی - رجسٹرار پنجاب یونیورسٹی نے اعلان کیا ہے کہ میٹرک کا نتیجہ ۲۲ رکے بجائے ۲۹ رمئی کو نکلے گا۔ تاخیر کی وجہ یہ ہے کہ ریاضی کا امتحان دوبارہ لینا پڑا۔ ایف۔ اے کا نتیجہ ۱۵ رکے بجائے ۲۰ رجون کو نکلیگا۔

لاہور - ۶ رمئی - مسٹر گابا نے جو ہائی کورٹ کی توہین کے سلسلہ میں چھ ماہ قید کی سزا بھگت رہے ہیں۔ ہائی کورٹ میں درخواست دی تھی کہ وہ پریوی کونسل میں اپیل کرنا چاہتے ہیں۔ جس کے فیصلہ تک انہیں ضمانت پر رہا کر دیا جائے۔ آج یہ درخواست جسٹس منرو اور جسٹس محمد منیر کے رُوبرو پیش ہوئی۔ مسٹر گابا نے خود پیروی کی۔ مگر درخواست نامنظور ہو گئی۔

لاہور - ۶ رمئی - میاں افتخار الدین صاحب صدر پنجاب پراونشل کانگرس نے کانگرس ورکنگ کمیٹی کے اجلاس میں مسٹر راجگوپال اچاریہ کے ریزولیوشن کی تائید میں ووٹ دیا تھا۔ بناوبریں کانگرسی حلقوں میں یہ سوال پیدا ہو رہا ہے کہ کیا اس قسم کے خیالات رکھتے ہوئے وہ کانگرس کے صدر رہ سکتے ہیں۔ ایمپرس روڈ پر بعض گوروں کی بدعنوانی کے خلاف احتجاج کے لئے جو جلسہ کیا گیا۔ اس میں بھی آپ کی تقریر کے دوران میں آپ پر آوازے کسے گئے۔ یاد رہے کہ مسٹر اچاریہ کی تائید میں ۱۳۵ میں سے ۱۵ ممبروں نے ووٹ دیا تھا۔

لنڈن - ۶ رمئی - انٹرنیشنل ریڈ کراس سوسائٹی کا ایک وفد اس ماہ کے وسط میں ہانگ کانگ جا رہا ہے تاکہ اسیران جنگ کے سوال پر جاپانی افسروں سے گفتگو کرے۔ جاپان گورنمنٹ نے اس کی اجازت دے دی ہے۔

لاہور - ۶ رمئی - پنجاب اسمبلی کے پاس کردہ الیکٹرسٹی ایمرجنسی پاور بل کو گورنر جنرل نے منظور کر لیا ہے۔ اس کی رُو سے حکومت کو اختیار ہے کہ دو سال کے لئے جس بجلی گھر پر چاہے قبضہ کر سکتی ہے۔ بشرطیکہ اُسے یقین ہو۔ کہ اگر ایسا نہ کیا گیا۔ تو عوام کو بجلی نہ مل سکے گی یا اسکی سپلائی میں کمی واقع ہو جائیگی۔

لنڈن - ۷ رمئی - برما میں اتحادی فوجوں کی حالت گذشتہ ۲۴ گھنٹوں کی نسبت زیادہ خراب نہیں ہوئی۔ اور خیال ہے کہ اب انکے گھر جانیکا خطرہ بھی بہت حد تک کم ہو گیا ہے۔

پشاور - ۶ رمئی - صوبہ سرحد کے سول ڈیفنس ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ گو دشمن ابھی بہت دُور ہے۔ اور کوئی خطرہ درپیش نہیں۔ تاہم ہمیں حفاظتی تیاریوں سے غفلت نہ برتنی چاہیئے۔ حالات خراب ہونے کی صورت میں جو لوگ دوسرے مقامات کو جانا چاہیں۔ حکومت انہیں ہر ممکن امداد دے گی۔ سرحدی باشندے نواحی دیہات میں رشتہ داروں اور دوستوں کے ہاں پناہ کا انتظام کر سکتے ہیں لیکن جو لوگ چاہیں وہ راولپنڈی۔ کیمل پور۔ جہلم۔ گوجرانوالہ۔ لدھیانہ۔ سیالکوٹ۔ ملتان۔ لائلپور کے سوا پنجاب میں جہاں چاہیں جا سکتے ہیں۔

چنگکنگ - ۶ رمئی - معلوم ہوا ہے کہ اتحادیوں نے برما میں تیل کے چشموں کو ایسی بری طرح برباد کیا ہے۔ کہ اب وہ کم سے کم دو سال تک تو کار آمد نہیں ہو سکتے۔ جاپانیوں کا جانی نقصان بھی بہت ہوا ہے۔ ۱۱ سے ۲۲ راپریل تک چھ ہزار جاپانی مارے گئے ہیں۔

قاہرہ - ۶ رمئی - عراق کے باغی لیڈر رشید علی کے تین ساتھیوں کا کورٹ مارشل کیا گیا تھا۔ جس نے ان کے لئے سزائے موت کا حکم سُنا دیا۔ ایک وزیر اقتصادیات اور دوسرا بغداد کا ملٹری کمانڈر تھا۔

ماسکو - ۶ رمئی - ایک روسی اعلان میں بتایا گیا ہے کہ رُوسی فوجوں نے کالینن کے محاذ پر تین روز میں پانچسو جرمن ہلاک کر دیئے۔ پچاس فوجی لاریوں اور ایک ریلوے ٹرین کو تباہ کر دیا۔ جرمنوں کی طرف سے کسی بڑے حملہ کے آثار فی الحال دکھائی نہیں دیئے۔

دہلی - ۶ رمئی - مسٹر راجگوپال اچاریہ نے ایک تقریر میں کہا کہ متحدہ ہندوستان کے دعوے کے ساتھ مسلم لیگ کی مخالفت مضحکہ خیز ہے۔ اگر مدراس کی کانگرس پارٹی کانگرس سے مرعوب نہ ہوگی۔ تو میں کانگرس سے اسی طرح لڑونگا۔ جس طرح جاپانیوں سے۔ صدر کانگرس کا خیال ہے کہ میں نے کانگرس پر کاری ضرب لگائی ہے۔ میں مدراس کے عوام میں ملکی حفاظت کی رُوح پیدا کرونگا اور اس طرح ایک منظم فوج پیدا ہو جائیگی۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی